تعارف و تبصرہ

گوشہ‌ای از سیمای تاریخ تحول علوم در ایران تالیف : چند محققین

ناشر : وزارت علوم و آموزش عالی ایران صفحات : ۲۳۸

یہ کتاب اکتوبر سنہ ۱۹۷۱ء میں انعقاد یافتہ ایرانی شاھنشاھیت کے ڈھائی ھزار سالہ جشن کے موقع پر شائع ھوئی ھے۔ یہ ایرانی محققین کے نو مضامین کا مجموعہ ھے جن میں ڈاکٹر سید حسین نصر اور ڈاکٹر مہدی محقق جیسے بلند پایہ استاد شامل ھیں۔ ان میں ڈاکٹر حسین نصر، ڈاکٹر محمود نجم آبادی، ڈاکٹر منو چہر ستودہ، جناب محمد علی امام شوشتری، ڈاکٹر جعفر محجوب، ڈاکٹر مہدی محقق، ڈاکٹر زریاب خوئی، جناب پرویز شہریاری اور ڈاکٹر برکشلی نے بالترتیب فلسفہ، طبی علوم، جغرافیائے ریاضی، جہاز رانی، ادب، اسلامی کلام، تاریخ، ریاضیات اور موسیقی میں ایرانیوں کے کارناموں پر نہایت فاضلانہ انداز میں بحث کی ھے اور ھر فاضل مقالہ نگار نے اس موضوع پر تقریباً تمام اھم کتابوں سے استفادہ کر کے مقالہ لکھا ھے۔ البتہ بعض مقالہ نگاروں نے ان جملہ کتابوں کے نام دئیے ھیں جن کو انھوں نے اپنے مقالہ کی تالیف میں بطور مآخذ و منابع استعمال کیا ھے جیسا کہ ڈاکٹر نصر نے مقالہ کے آخر میں ایسی نوے، ڈاکٹر نجم آبادی نے تین (بنیادی)، ڈاکٹر ستودہ نے دو (بنیادی)، جناب شوشتری نے ستر، ڈاکٹر محقق نے ایک سو نو کتابوں کے نام دئیے ھیں، جب کہ ڈاکٹر جعفر محجب، ڈاکٹر زریاب خوئی، جناب پرویز شہر یاری اور ڈاکٹر برکشلی نے اپنے مآخذ کے نام نہیں دئیے ھیں۔ ان میں سے ھر موضوع ایک مستقل اور مفصل کتاب کا متقاضی ھے۔

مولفین کے ناموں کی فہرست سے معلوم ھوتا ھے کہ ان میں سے چھ تہران یونیورسٹی کے ان شعبوں کے استاد ھیں جن موضوعات پر انھوں نے ان مقالات میں

قلم فرسائی کی ہے۔ مقالہ کے مطالعہ سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ ان کے باقی تین مقالہ نگار بھی اپنے اپنے فن کے ماہر اور متخصص ہیں۔

اس کتاب کے سبب تالیف کے متعلق اس کے فاضل مرتب جناب حسین کاظم زادہ " پیش گفتار " میں لکھتے ہیں کہ گذشتہ دو سو سال میں عالمی تاریخی تغیرات اور انسانی تمدن و تہذیب میں مختلف قوموں کے کارناموں پر متعدد کتابیں تالیف کی گئی ہیں۔ ان کتابوں کے مولفین عام طور پر مغرب کے سائنس دان اور ادبا ہیں۔ چنانچہ انھوں نے بیشتر کتابوں میں اول یونان اور دوسرے روم کو تمام دنیا کے علوم کا بانی قرار دیا ہے اور کچھ قدیم مشرقی اقوام کا جیسے سومریوں اور مصریوں اور بابلیوں کا ذکر صرف افسانوی انداز میں کیا ہے اور آگے بڑھ گئے ہیں، اور اکثر ہندوستان، چین اور ایران جیسے ممالک اور انسانی تہذیب و تمدن میں ان کے کار ناموں کے متعلق بہت کم بحث کی ہے۔ ان میں سے بیشتر کتابوں میں ساتویں صدی عیسوی سے سترھویں صدی عیسوی تک اسلامی ممالک کی تخلیقات کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس قدر ناکافی اور معمولی ہے کہ اس کو صرف اتفاقی امر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مثلاً پیر روسو کی کتاب " تاریخ علوم " میں جو ۷۷۲ صفحات پر مشتمل ہے اور جس میں دس صدیوں کے کار ناموں پر بحث کی گئی ہے، اسلامی تمدن کے بارے میں جس کو انسانی تہذیب میں زبردست مقام حاصل ہے، صرف پانچ صفحے ملتے ہیں اور اگر ان میں سومر اور بابل پر لکھے ہوئے بیس صفحے بھی جمع کر لئے جائیں تو معلوم ہوگا کہ انسانی تہذیب میں مشرق کے حصے پر ۷۷۲ صفحات میں سے صرف ۲۵ صفحات میں بحث کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب بغیر تعصب کے نہیں ہوا ہے۔ سر زمین مغرب کے لوگ جن کو جدید دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدانوں میں سر زمین مشرق کے لوگوں پر فوقیت حاصل ہے کوشش کر رہے ہیں کہ انسانی زندگی کی طویل تاریخ میں جتنی اختراعات و تخلیقات ہوئی ہیں ان کو صرف اپنی تخلیقی قوت کا نتیجہ بتائیں۔ لہذا ان حالات میں سر زمین

مشرق کے لوگوں کو بیدار ہونا چاہئے اور اپنی تخلیقی قوتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی گذشتہ تخلیقات کی طرف توجہ دینی چاہئے، تاکہ ان میں مغربی لوگوں کے مقابلہ میں احساس کمتری پیدا نہ ہو، بلکہ وہ ایک تابناک مستقبل کی تعمیر کے لئے اپنے شاندار ماضی سے خود اعتمادی اور الہام حاصل کریں۔ چنانچہ موجودہ کتاب میں ایران کے بعض فاضل فرزندوں جیسے رازی، فارابی، بوعلی سینا، خوارزمی، خیام، بیرونی، خواجہ نصیر طوسی وغیرہ کے ان کارناموں پر بغیر تعصب کے بحث کی گئی ہے تاکہ ہم لوگ موجودہ جمود سے نجات حاصل کر کے ان کے درخشاں کارناموں سے ایک روشن مستقبل کی تعمیر کر سکیں۔

فاضل مقالہ نگاروں نے نہایت محنت و کاوش سے اپنے مقالات لکھے ہیں۔ جو لوگ انسانی تہذیب و تمدن میں ایرانیوں کے کارناموں پر محققانہ اور دقیق مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید اور ضروری ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ملک کے ناشر حضرات اس کتاب کا اردو میں جلد ترجمہ کرانے کی کوشش کریں گے، جو واقعۃً اردو داں حضرات کے لئے علمی خزانوں میں ایک گراں بہا اضافہ ہوگا۔

ہم ایران کی وزارت علوم و آموزش علمی اور اس کتاب کے جملہ مقالہ نگاروں اور فاضل مرتب کو مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان موضوعات پر جلد مکمل و مفصل کتابیں تالیف و نشر کر کے، ان مقالوں نے قارئین میں جو احساس تشنگی اور ” ھل من مزید “ کا مطالبہ پیدا کیا ہے، اس کی تسکین کریں گے۔

سید علی رضا نقوی